صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 19

منگل 10 مئی 2016ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

# الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

منگل 10 مئی 2016ء 2 شعبان 1437 ہجری 10 ہجرت 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 106

## تقویٰ اور خوش خلقی اپناؤ

حضرت معاذ بن جبلؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جہاں بھی تم ہو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اگر کوئی برا کام کر بیٹھو تو اس کے بعد نیک کام کرنے کی کوشش کرو یہ نیکی اس بدی کو مٹا دے گی اور لوگوں سے خوش اخلاقی اور حسن سلوک سے پیش آؤ۔

(ترمذی کتاب البرّ والصلة باب فی معاشرة النّاس)

## ایمان کی مضبوطی، اعمال کی اصلاح، سچا تقویٰ دلوں میں پیدا کرنے اور جماعت کے روشن مستقبل کے بارے میں حضرت مسیح موعود کے ارشادات

## اب اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دنیا کو تقویٰ وطہارت کی زندگی کا نمونہ دکھائے اسی غرض سے اس نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے

## اگر کوئی شخص اپنے اندر ابنائے جنس کے لئے ہمدردی کا جوش نہیں پاتا وہ بخیل ہے تم اپنے ایمانوں اور اعمال کا محاسبہ کرو

### سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 6 مئی 2016ء بمقام بیت نصرت جہاں کوپن ہیگن ڈنمارک کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 6 مئی 2016ء کو بیت نصرت جہاں کوپن ہیگن ڈنمارک سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ میں گیارہ سال قبل یہاں آیا تھا، کئی بچے جوان ہو گئے، اور کئی بچے اب ماں باپ بن چکے ہوں گے۔ ظاہری طور پر بھی یہاں پر اللہ تعالیٰ نے جماعت پر بہت فضل فرمایا ہے۔ اگر آپ کے گھروں کی آبادیاں بڑھی ہیں، مال بڑھے ہیں، جماعت کو ظاہری عمارتوں کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے وسعت عطا فرمائی ہے تو یقیناً ان باتوں پر ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے، ہمیں اپنی سوچیں مومنانہ بنانی ہوں گی۔ یہ دیکھنا ہوگا کہ کیا ہم اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے احکامات پر عمل کر رہے ہیں۔ آپ کے باپ دادا کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی، ان کی کسی نیکی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ فضل فرمایا۔ ان فضلوں کو جاری رکھنے کیلئے ان نیکیوں میں بڑھنا اور اپنی حالتوں کو پہلے سے بہتر کرنا بھی ضروری ہے۔ اگر ہمارے قدم رک گئے یا دینی باتوں میں عدم توجہی پیدا ہو گئی یا ہوتی رہی تو ہم اپنی نسلوں کو بھی دین سے دور کرنے والے ہوں گے۔ اسی طرح جنہوں نے خود احمدیت قبول کی ہے وہ یہ جائزے لیں کہ کیا ہم نے اپنے ایمان میں بڑھنے اور اپنے عملوں کو بہتر بنانے کی کوشش کی ہے۔ جو لوگ ان ترقی یافتہ ملکوں میں ہجرت کر کے آئے ہیں وہ دیکھیں کہ کہیں حالات نے انہیں دین سے دور تو نہیں کر دیا۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات پیش فرمائے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جماعت کیلئے ضروری ہے کہ اس پُر آشوب زمانے میں جبکہ ہر طرف ضلالت، غفلت اور گمراہی کی ہوا چل رہی ہے تقویٰ اختیار کریں۔ سچا تقویٰ اٹھ گیا ہوا ہے اور سچا ایمان بالکل نہیں رہا ہے۔ دلوں میں ایمان اور عملی حالت بالکل نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے اسی لئے مبعوث کیا ہے کہ یہ باتیں پھر پیدا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ایک نئی قوم زندوں کی پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اسی لئے ہماری کوشش ہے کہ تقویٰ کی زندگی حاصل ہو جاوے۔ فرماتے ہیں لوگوں سے معاملات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ احسان کا سلوک کرو لیکن بہت سے ایسے ہیں جو دوسروں کا حق مارنے کی کوشش کرتے ہیں، جذبات پر کنٹرول نہیں رکھتے۔ پس ہر کوئی خود ان باتوں میں اپنا جائزہ لے سکتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہدایت اور مجاہدہ تقویٰ پر منحصر ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اس کی راہ کی تلاش میں کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ خود اس کا ہاتھ پکڑ کر راہ دکھا دیتا ہے اور اسے اطمینان قلب عطا کرتا ہے مگر شرط دل کو پاک کرنا ہے، کسی قسم کے شرک کا پہلو اور کسی قسم کی بدعت کا خیال دل میں پیدا نہ ہو۔ پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ بعض کھلے طور پر بے حیائیوں میں گرفتار اور فسق وفجور کی زندگی بسر کرتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو ایک قسم کی ناپاکی کی ملونی اپنے اعمال کے ساتھ رکھتے ہیں اور بعض چھوٹے چھوٹے گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ وہ دنیا کو تقویٰ اور طہارت کی زندگی کا نمونہ دکھائے۔ اسی غرض کے لئے اس نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔ وہ تطہیر چاہتا ہے اور ایک پاک جماعت بنانا اس کا منشاء ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود ہمارے اخلاق کے بہتر ہونے، نیکیوں پر قائم ہونے اور برائیوں کو ترک کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے ہمسایہ کو اپنے اخلاق میں تبدیلی دکھاتا ہے کہ پہلے کیا تھا اور اب کیا ہے وہ گویا ایک کرامت دکھاتا ہے پھر فرماتے ہیں کہ ناخلف بیٹا باپ کی بدنامی کا موجب ہو جاتا ہے اسی طرح پر جب کوئی شخص ایک سلسلے میں شامل ہوتا ہے اور اس سلسلے کی عظمت اور عزت کا خیال نہیں رکھتا اور اس کے خلاف کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آ جاتا ہے۔ پس جہاں تک آپ لوگوں کی طاقت ہے خدا تعالیٰ سے مدد مانگو اور اپنی پوری طاقت اور ہمت سے اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرو، بہت دعائیں کرو۔ فرمایا کہ اگر کوئی شخص اپنے اندر اپنے ابنائے جنس کیلئے ہمدردی کا جوش نہیں پاتا وہ بخیل ہے۔ حضور انور نے عہدیداروں کو اپنی ذمہ داریاں دیانتداری کے ساتھ ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ بار بار ہماری تعلیم پڑھو اور قرآن کریم کو پڑھو اور اس کے موافق عمل کرو۔ تم اپنے ایمانوں اور اعمال کا محاسبہ کرو۔ فرمایا کہ ایمان کے لئے خشوع کی حالت مثل بیج کے ہے اور پھر لغو باتوں کے چھوڑنے سے ایمان اپنا نرم نرم سبزہ نکالتا ہے اور پھر مال بطور زکوٰۃ دینے سے ایمانی خدمت کی ٹہنیاں نکل آتی ہیں پھر شہوات نفسانیہ کا مقابلہ کرنے سے ان ٹہنیوں میں خوب مضبوطی اور سختی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر اپنے عہد اور امانتوں کی تمام شاخوں کی حفاظت کرنے سے درخت ایمان کا اپنے مضبوط تنے پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوتے ہیں۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے فیض سے فیض پاتا ہے۔ پس ہمیں عاجزی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ جماعت کے روشن مستقبل کے بارے میں فرماتے ہیں کہ عنقریب وہ وقت آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سلسلے کی سچائی کو آفتاب سے بھی زیادہ روشن کر کے دکھائے گا۔ اللہ کرے ہم اپنے ایمانوں کو مضبوط کرنے والے اور اپنے اعمال کی اصلاح کر کے دنیا کو سچائی کا راستہ دکھانے والے ہوں۔ آمین

## دو نفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

## عطیہ برائے انسٹیٹیوٹ فار سپیشل ایجوکیشن ربوہ

انسٹیٹیوٹ فار سپیشل ایجوکیشن ربوہ نظارت تعلیم کا ایسا منصوبہ ہے جو خصوصی بچوں کی بہبود اور تعلیم وتربیت کیلئے نومبر 2013ء سے کوشاں ہے۔ اس وقت 89 بچے اس انسٹیٹیوٹ میں زیر تعلیم ہیں۔ ان بچوں کو معاشرے کا مفید وجود بنانے کیلئے ہمارے انسٹیٹیوٹ کا جملہ سٹاف نہ صرف بھرپور کوشش کرتا ہے بلکہ ہر طرح کی فزیوتھراپی اور میڈیکل ایڈ بھی فراہم کی جاتی ہے۔ یہ اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے جو ربوہ میں کام کر رہا ہے۔ احباب جماعت اپنے عطیہ جات براہ راست خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ''عطیہ سپیشل سکول'' اکاؤنٹ نمبر 2866014 یا مقامی جماعتوں میں مد ''سپیشل سکول'' کے نام سے جمع کروا سکتے ہیں۔

فون نمبر: 6212473,6215448 +92-47
Email:info@nazarattaleem.org
www.nazarattaleem.org
(نظارت تعلیم)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ............ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ............ مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ............ قیمت 6 روپے

# خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود اپنی تحریروں، تقریروں اور مجالس میں بھی بعض باتیں مثالوں سے بیان فرمایا کرتے تھے جو آپ کے رفقاء کی روایات سے ہمیں ملتی ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ احسان ہم پر اس سلسلے میں حضرت مصلح موعود کا ہے جنہوں نے اپنے خطبات و خطابات میں حضرت مسیح موعود کی بیان فرمودہ باتیں بیان کی ہیں جو عموماً حضرت مصلح موعود نے خود دیکھیں یا سنیں یا قریب کے رفقاء نے آپ کو بتائیں۔ مَیں گزشتہ کچھ عرصہ سے ان باتوں اور روایتوں کو خطبات میں بیان کر رہا ہوں جس پر مجھے کئی خطوط بھی آئے ہیں کہ ان مثالوں یا واقعات سے ہمیں آسانی سے بات سمجھ آ جاتی ہے۔ بہر حال اس حوالے سے آج کا خطبہ بھی ہے۔

**آجکل دنیا میں جو ہڑتالیں اور بغاوتیں ہوتی ہیں سوائے اس کے جہاں شیطانی طاقتیں کام کر رہی ہیں عموماً عوام اور حکومت کے درمیان بے چینیاں ایک دوسرے کے حق ادا نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں**

اپنی سستی کو اپنی بیماریوں کی طرف منسوب نہ کریں۔ جو سست رہنے والے لوگ ہیں اور اس وجہ سے اپنے فرائض میں کوتاہی برتتے ہیں ان کو جسم کا ملیریا نہیں ہے بلکہ ان کو دل کا ملیریا ہے۔ اگر یہ فیصلہ کر لیں کہ ہم نے محنت کرنی ہے تو یہ سب سستیاں دور ہو سکتی ہیں۔

بعض خاوند حق مہر کی ادائیگی تو علیحدہ رہی عورت جو اپنی کمائی کر رہی ہوتی ہے اس پر بھی پابندی لگا دیتے ہیں کہ تم نے ہمارے پوچھے بغیر خرچ نہیں کرنا۔ یا ہمیں دو۔ یہ ساری آمد جو ہے اس میں سے اتنا حصہ ہمارے پاس آنا چاہئے، ہمارے بنک اکاؤنٹ میں جانا چاہئے، جو سراسر ناجائز چیز ہے۔ اسی طرح بعض غریب خاندانوں میں اور غریب ملکوں میں بعض جگہوں پر یہ بھی رواج ہے کہ والدین شادی کے وقت حق مہر لڑکی کے خاوند یا سسرال سے خود وصول کر لیتے ہیں اور لڑکی کو کچھ بھی نہیں ملتا۔ یہ بھی غلط چیز ہے۔

بعض لوگوں کا فرض ہے کہ وہ صرف دین کی طرف توجہ رکھیں اللہ تعالیٰ نے ان کو اسی کام کے لئے پیدا کیا ہے۔ لیکن باقی لوگ جو ہیں وہ بیشک اب دنیا کمائیں اور پھر اپنے مال اور وقت کا کچھ حصہ خرچ کریں۔ عبادات اور دین کے کاموں میں بھی اپنے وقت کو لگائیں۔ استغفار بھی کریں۔ دعائیں بھی کریں۔

جو ہماری تعلیم اور روایات کے خلاف چیز ہو اس سے ہمیں بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر کسی بھی معاملے میں نقل کرنی ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی نقل کرنی چاہئے۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے سامنے حضرت مسیح موعود کا جو نمونہ بنایا، آپ نے جو اپنے آقا سے سیکھا ہمیں بتایا اس کے مطابق ہمیں چلنا چاہئے

شادی کا اصل مقصد تو دل کا سکون اور بقائے نسل ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگنا چاہئے اور اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر ہے تو ہو ورنہ دل سے اتر جائے اور ختم ہو جائے۔ یہ محبتیں جو دنیاوی ہیں یہ عارضی محبتیں ہوتی ہیں۔ دنیا کی محبت بھی اللہ تعالیٰ کی محبت کے لئے مانگنی چاہئے

سید اسد الاسلام شاہ صاحب ابن مکرم سید نعیم شاہ صاحب آف گلاسگو کی راہ مولیٰ میں قربانی۔ مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ یکم اپریل 2016ء بمطابق یکم شہادت 1395 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے حضرت مسیح موعود کا ایک اقتباس پڑھا تھا جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ تم لوگ جو میرے زمانے میں پیدا ہوئے ہو خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس زمانے میں پیدا کر کے ان خوش قسمتوں میں شامل کر دیا جنہیں مسیح موعود کا زمانہ دیکھنے کو ملا جس کا انتظار کرتے کرتے کتنی ہی قومیں اس دنیا سے گزر گئیں۔ مفہوم یہی تھا جسے میں نے اب اپنے الفاظ میں بیان کیا ہے۔ ہم احمدی یقیناً ان خوش قسمتوں میں سے ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کی اور ان لوگوں میں شامل ہوئے جو اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے والے ہیں ............ پس اس بات پر ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں وہ کم ہے کہ اس نے سیدھے راستے کی طرف ہماری رہنمائی فرمائی اور اپنے بھیجے ہوئے امام کے ذریعہ سے ہمیں زندگی کے مختلف مواقع پر اٹھنے والے سوالوں اور مسائل کے حل بھی صحیح (دینی) تعلیم کے مطابق بتائے۔

حضرت مسیح موعود اپنی تحریروں، تقریروں، اور مجالس میں بھی بعض باتیں مثالوں سے بیان فرمایا کرتے تھے جو آپ کے (رفقاء) کی روایات سے ہمیں ملتی ہیں۔ لیکن اس سلسلے میں سب سے زیادہ احسان ہم پر حضرت مصلح موعود کا ہے جنہوں نے اپنے خطبات وخطابات میں حضرت مسیح موعود کی بیان فرمودہ باتیں بیان کی ہیں جو عموماً حضرت مصلح موعود نے خود دیکھیں یا سنیں یا قریب کے (رفقاء) نے

آپ کو بتائیں۔ یوں مثالوں سے بات سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ میں گزشتہ کچھ عرصہ سے ان باتوں اور روایتوں کو خطبات میں بیان کر رہا ہوں جس پر مجھے کئی خطوط بھی آئے ہیں کہ ان مثالوں یا واقعات سے ہمیں آسانی سے بات سمجھ آ جاتی ہے۔ بہر حال اس حوالے سے آج کا خطبہ بھی ہے۔

ایک خطبہ میں حضرت مصلح موعود نے اس مضمون کو بیان فرمایا کہ ہڑتالیں یا سٹرائیکس (strikes) جائز ہیں یا نہیں۔ اس بارے میں اصولی طور پر یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ ہڑتالیں کیوں ہوتی ہیں؟ اس کی بنیادی وجہ کیا ہے؟ اور وہ یہ ہے کہ حقوق کی ادائیگی نہیں ہوتی۔ دنیاوی نظام میں کبھی مالک مزدور کے حق ادا نہیں کرتا اور جب مزدور کو موقع ملتا ہے تو وہ مالک کا حق ادا نہیں کرتا۔ ایک بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ کبھی حکومت رعایا کے حقوق ادا نہیں کرتی اور کبھی رعایا حکومت کے حق ادا نہیں کرتی۔ جب مالک اور حکومت حق ادا نہیں کرتے تو ظاہر ہے کہ ایک ردّ عمل ہوتا ہے لیکن جب مزدور اور رعایا حق ادا نہیں کرتے تو پھر بھی ان پر سختی ہوتی ہے۔ تو ان دنیاوی کاموں میں ایک شیطانی چکّر ہے جس میں انسان پھنسا ہوا ہے۔ اسی لئے (دین حق) کی تعلیم یہ ہے کہ تم ایک دوسرے کے لئے غیر نہ بنو بلکہ آپس میں بھائی بھائی سمجھ کر اپنے اپنے حق ادا کرنے کی کوشش کرو تو نظام جو ہے چاہے وہ دنیاوی نظام ہے کبھی خراب نہیں ہوتا۔ اس بارے میں (دینی) تعلیم اور (دینی) تمدن کا یہ خلاصہ ہے۔ اور یہ صرف (دینی) حکومت تک ہی وابستہ نہیں ہے بلکہ عام دنیاوی حکومت میں بھی اپنے حق ادا کرتے ہوئے کام کرنا چاہئے اور جہاں حق لینے کا سوال ہے وہاں سٹرائیک کے بجائے، ہڑتالوں کے بجائے، غیر قانونی ذرائع استعمال کرنے کے بجائے، جائز قانونی ذرائع استعمال کرنے چاہئیں۔ بہر حال اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعود بیان فرماتے ہیں کہ ''(دینی) عمارت جو تمدن کے متعلق ہے اس کی بنیاد انصاف اور محبت پر ہے۔ اس لئے اپنے حقوق کے اصول کے لئے بھی وہی طریق اختیار کرنا چاہئے جو انصاف اور محبت پر مبنی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں جب کبھی سٹرائیک ہوتی اور کوئی احمدی اس میں شریک ہوتا تو حضرت مسیح موعود اسے سخت سزا دیتے اور اس پر اظہار ناراضگی فرماتے۔''

آجکل اسلامی ممالک میں جو ہڑتالیں اور بغاوتیں ہوتی ہیں سوائے اس کے جہاں شیطانی طاقتیں کام کر رہی ہیں عموماً عوام اور حکومت کے درمیان بے چینیاں ایک دوسرے کے حق ادا نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ اگر حکومت انصاف پر مبنی نظام چلا رہی ہو تو جو شیطانی طاقتیں فساد پھیلاتی ہیں یا بیرونی طاقتیں فساد پھیلاتی ہیں انہیں بھی موقع نہ ملے۔ کیونکہ جب عوام کے حق ادا کئے جا رہے ہیں تو کوئی کسی ......فسادی یا کسی شرارت کرنے والے یا کسی باغی یا فتنہ وفساد پیدا کرنے والے کے پیچھے نہیں چلتا۔ اللہ تعالیٰ اسلامی ممالک کو، خاص طور پر پاکستان کو، ان کی حکومتوں کو یہ عقل دے کہ یہ لوگ اپنی رعایا کے حق ادا کرنے والے ہوں۔ اسی طرح ہر احمدی کو بھی دعا کے ساتھ ساتھ اگر کہیں زبردستی شامل کرنے کی کوشش بھی کی جاتی ہے تو مجبوری میں بھی کوئی ایسی حرکت نہ کرے جو جائیدادوں کو نقصان پہنچانے والی ہو، حکومت کے اموال کو نقصان پہنچانے والی ہو۔

ہر انسان جو کسی بھی کام سے منسلک ہے وہ اگر اپنے کام میں دلچسپی رکھتا ہے تو اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اسے ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ ایک اہم اصول ہے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مصلح موعود نے وضاحت فرمائی اور پھر مثال بھی دی کہ اگر کوئی فوجی ہے یا جرنیل ہے یا استاد ہے یا جج ہے یا وکیل ہے یا تاجر ہے یا اسمبلی کا سیکرٹری ہے، سپیکر ہے، حکومت کا وزیر ہے، کوئی بھی ہو جو ایمانداری سے کام کرتا ہے، دل لگا کر کام کرنے والا ہے پورا وقت دینے والا ہے تو شام کو جب تھک کر بیٹھتا ہے تو یہی کہتا ہے کہ تمام دن کی مصروفیت اور بوجھ نے ہماری کمر توڑ دی لیکن جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہیں تو ہمارے لئے جو اُسوہ آپ نے پیش کیا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ یہ ہے کہ یہ تمام کام جو دنیا کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تمام کام ان سب سے بڑھ کر کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ آپ جج بھی تھے۔ آپ استاد بھی تھے۔ آپ دوسرے حکومتی فرائض بھی ادا کرتے تھے کیونکہ حکومت کے سربراہ تھے۔ قانون سازی فرماتے تھے یا قانون کی وضاحت اور تفصیل بیان فرماتے تھے۔ لیکن ساتھ ہی آپ گھر کے کام کاج بھی کر لیتے تھے۔ بیویوں کی مدد بھی کرتے تھے۔ آپ نے یہ کبھی نہیں فرمایا کہ میں اتنا مصروف انسان ہوں کہ تمہارے گھر میں تمہاری مدد نہیں کر سکتا۔ اس کی تھوڑی سی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ ''دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے حقوق بھی ادا کرتے تھے اور اتنی توجہ سے ادا کرتے تھے کہ ہر بیوی سمجھتی تھی کہ سب سے زیادہ مَیں ہی آپ کی توجہ کے نیچے ہوں۔ پھر بیوی بھی ایک نہیں۔ آپ کی نو بیویاں تھیں۔ اور نو بیویوں کے ہوتے ہوئے ایک بیوی بھی یہ خیال نہیں کرتی تھی کہ میری طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ چنانچہ عصر کی نماز کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ آپ ساری بیویوں کے گھروں میں ایک چکر لگاتے اور ان سے ان کی ضرورتیں دریافت فرماتے۔ پھر بعض دفعہ خانگی کاموں میں آپ ان کی مدد بھی فرما دیتے۔ اس کام کے علاوہ جو ابھی بیان ہوئے ہیں آپ کے (بہت سارے کام تھے۔) اور بھی بیسیوں کام ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سرانجام دیتے۔ آپ کی زندگی کا کوئی لمحہ ایسا نہیں جو فارغ ہو۔ مگر آپ بھی اسی ملک میں رہتے ہیں جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ ملیریا کی بیماری کا ملک ہے (کیونکہ ایشیا اور افریقہ کے بہت سے ممالک میں رہنے والے لوگ اپنی سستی کی وجہ، کام نہ کرنے کی وجہ اس علاقے میں رہنا بیان کرتے ہیں اور اس لئے کہ یہاں ملیریا کا علاقہ ہے اور سستی پیدا ہو جاتی ہے بیماریاں بہت پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے آپ نے ملیریا کی مثال دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ سارے کام بھی کرتے تھے، گھریلو کام بھی کرتے تھے باوجود اس کے کہ آپ بھی اسی علاقے میں رہتے تھے جہاں ملیریا ہے۔ اب ایشیا کے لوگ، افریقہ کے لوگ بعض عذر پیش کرتے ہیں کہ ہماری سستیوں کی یہ وجہ ہو گئی، کام نہ کرنے کی یہ وجہ ہو گئی تو یہ وجوہات تو وہاں بھی موجود تھیں جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم رہتے تھے۔) پھر حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کو ہم نے دیکھا ہے......۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے حضرت مسیح موعود کے کام کی یہ حالت ہوتی تھی کہ ہم جب سوتے تو آپ کو کام کرتے دیکھتے اور جب آنکھ کھلتی تب بھی آپ کو کام کرتے دیکھتے اور باوجود اتنی محنت اور مشقت برداشت کرنے کے جو دوست آپ کی کتابوں کے پروف پڑھنے میں شامل ہوتے آپ ان کے کام کی اس قدر قدر فرماتے کہ اگر عشاء کے وقت بھی کوئی آواز دیتا کہ حضور میں پروف لے آیا ہوں تو آپ چارپائی سے اٹھ کر دروازے تک جاتے ہوئے راستے میں کئی دفعہ فرماتے: جَـزَاکَ اللّٰہ آپ کو بڑی تکلیف ہوئی۔ جَـزَاکَ اللّٰہ آپ کو بڑی تکلیف ہوئی۔ حالانکہ وہ کام جو پروف ریڈنگ کرنے والے کرتے تھے اس کام کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہوتا تھا جو آپ خود کیا کرتے تھے۔ غرض ہم نے اس قدر کام کرنے کی عادت حضرت مسیح موعود میں دیکھی ہے کہ اس کی وجہ سے ہمیں حیرت آتی تھی۔ بیماری کی وجہ سے بعض دفعہ آپ کو ٹہلنا پڑتا تھا مگر اس حالت میں بھی آپ کام کرتے جاتے تھے۔ سیر کے لئے تشریف لے جاتے تو راستے میں بھی مسائل کا ذکر کرتے اور سوالات کے جوابات دیتے حالانکہ حضرت مسیح موعود بھی اسی ملیریا زدہ علاقے میں رہنے والے تھے۔''

پس حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ہم اپنی سستی کو جو ہم کرتے ہیں اپنی بیماریوں کی طرف منسوب نہ کریں۔ اس لئے جو سست رہنے والے لوگ ہیں اور اس وجہ سے اپنے فرائض میں کوتاہی برتتے ہیں ان کو جسم کا ملیریا نہیں ہے بلکہ ان کو دل کا ملیریا ہے۔ اگر یہ فیصلہ کر لیں کہ ہم نے محنت کرنی ہے تو یہ سب سستیاں دور ہو سکتی ہیں۔ اب ملیریا والے علاقے تو ایک طرف رہے یہاں یورپ میں جو لوگ ان علاقوں سے آ کر آباد ہوئے ان میں بھی بہت سے ایسے ہیں جو گھروں میں پڑے اینٹھتے رہتے ہیں۔ سارا دن گھر میں بیٹھے رہے یا ٹی وی دیکھتے رہے یا بیویوں سے لڑتے جھگڑتے رہے یا بچوں سے ایسا سلوک کیا کہ بچے بھی تنگ آ جاتے ہیں۔ یہ بیماری نہیں ہوتی۔ بہانہ یہ ہوتا ہے کہ بیمار ہیں۔ یہ بیماری نہیں بلکہ سستی ہے کاہلی ہے کیونکہ یہاں یہ فکر نہیں کہ کوئی معاش کی فکر ہو۔ کیونکہ گزارہ الاؤنس تو مل ہی جاتا ہے اس لئے بہانہ کر کے کام نہیں کرتے۔ پس اس کاہلی اور سستی کو یہاں رہنے والوں کو بھی دُور کرنا چاہئے۔

پھر (دین حق) میں عورت کا مستقبل محفوظ کرنے کے مختلف طریقے ہیں۔ ایک یہ بھی ہے کہ جب اس کی شادی ہو تو اس کے لئے حق مہر رکھا گیا ہے۔ اس لئے اس کی ادائیگی ہونی چاہئے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ صرف طلاق یا علیحدگی کی صورت میں ہی حق مہر ادا کرنا ہے حالانکہ حق مہر کا مقصد کیا ہے؟

مقصد یہ ہے کہ یہ وہ رقم ہے جو عورت کے پاس ہونی چاہئے تا کہ بعض دفعہ اس کو کوئی ضرورت ہو جائے، کوئی خاص خرچ اس کے اوپر آ پڑے جس کا وہ خاوند سے مطالبہ کرتے ہوئے بھی ہچکچائے، شرم محسوس کرے تو اس میں سے وہ خرچ کر سکے۔ یا بعض وقت ایسی ضرورت پیش آ سکتی ہے جو موقع پر خاوند بھی پوری نہیں کر سکتے تو عورت کے پاس کچھ ہو تو تبھی وہ اپنی ضرورت پوری کر سکتی ہے۔ اور اگر حق مہر دینا ہی نہیں تو یہ دونوں صورتیں یا اور بھی بہت ساری صورتیں ہیں وہ پوری نہیں ہو سکتیں۔ مثلاً عورت کی ضرورت ہے کسی کی مدد کرنا، کسی رشتہ دار کی مدد کرنا اور خاوند کو بتانا نہیں چاہتی تو اس کے پاس یہ رقم ہونی چاہئے۔ تو ایسی ہی کوئی نہ کوئی رقم ہو جو اس کی اپنی ہنگامی ضروریات اور اپنی مرضی کے خرچ کے لئے پوری آ سکے۔

بعض خاوند حق مہر کی ادائیگی تو علیحدہ رہی عورت جو اپنی کمائی کر رہی ہوتی ہے اس پر بھی پابندی لگا دیتے ہیں کہ تم نے ہمارے پوچھے بغیر خرچ نہیں کرنا۔ یا ہمیں دو۔ یہ ساری آمد جو ہے اس میں سے اتنا حصہ ہمارے پاس آنا چاہئے، ہمارے بنک اکاؤنٹ میں جانا چاہئے، جو سراسر ناجائز چیز ہے۔ اسی طرح بعض غریب خاندانوں میں اور غریب ملکوں میں بعض جگہوں پر یہ بھی رواج ہے کہ والدین شادی کے وقت حق مہر لڑکی کے خاوند یا سسرال سے خود وصول کر لیتے ہیں اور لڑکی کو کچھ بھی نہیں ملتا۔ وہ بیوہ خالی ہاتھ رہتی ہے۔ یہ بھی غلط چیز ہے۔ یہ تو لڑکیوں کو بیچنے والی بات ہے جس کی (دین حق) سخت ممانعت کرتا ہے۔ اسی طرح بعض دفعہ عورتیں اپنے خاوندوں کو حق مہر معاف بھی کر دیتی ہیں لیکن اس کے لئے بھی بعض شرائط ہیں کہ ان کے ہاتھ میں رکھ کر پھر پوچھو بلکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بعض ائمہ کا اور بزرگوں کا تو یہ فیصلہ ہے کہ عورت کو حق مہر دو پھر وہ ایک سال اس کو اپنے پاس رکھے اور پھر اگر چاہے تو خاوند کو واپس کر دے۔ تصرف میں لائے اور پھر وہ معاف کرنا چاہے یا دینا چاہے تو دے دے۔

حضرت مصلح موعود ایسے ہی حق مہر کی معافی کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں جو حضرت مسیح موعود کے ایک (رفیق) کا ہے کہ ''حضرت حکیم فضل دین صاحب ہمارے سلسلہ میں سابقون الاولون میں سے ہوئے۔ ان کی دو بیویاں تھیں۔ ایک دن حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ مہر شرعی حکم ہے اور ضرور عورتوں کو دینا چاہئے۔ اس پر حکیم صاحب نے کہا کہ میری بیویوں نے مجھے معاف کر دیا ہوا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کیا آپ نے ان کے ہاتھ میں رکھ کر معاف کرایا تھا؟ کہنے لگے نہیں حضور۔ یونہی کہا تھا اور انہوں نے معاف کر دیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ پہلے آپ ان کی جھولی میں ڈالیں پھر اس کو معاف کروائیں۔ (یہ بھی ادنیٰ درجہ ہے۔ اصل بات یہی ہے کہ مال عورت کے پاس کم از کم ایک سال رہنا چاہئے اور پھر اس عرصے کے بعد اگر وہ معاف کرے تو پھر درست ہے۔) ان کی بیویاں دو تھیں اور مہر پانچ پانچ سو روپیہ تھا۔ حکیم صاحب نے کہیں سے قرض لے کر پانچ پانچ سو روپیہ ان کو دے دیا اور کہنے لگے تمہیں یاد ہے کہ تم نے اپنا مہر مجھے معاف کیا ہوا ہے۔ سو اب مجھے یہ واپس دے دو۔ اس پر انہوں نے کہا کہ اُس وقت ہمیں کیا معلوم تھا کہ آپ نے دے دینا ہے۔ اس وجہ سے کہہ دیا تھا کہ معاف کیا۔ اب ہم نہیں دیں گی۔ (اب تو ہمارے پاس آ گیا۔) حکیم صاحب نے آ کر یہ واقعہ حضرت مسیح موعود کو سنایا کہ میں نے اس خیال سے کہ روپیہ مجھے واپس مل جائے گا ایک ہزار روپیہ قرض لے کر (دونوں بیویوں کو) مہر دیا تھا مگر روپیہ لے کر انہوں نے معاف کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت صاحب یہ سن کر بہت ہنسے اور فرمانے لگے۔ درست بات یہی ہے کہ پہلے عورت کو مہر ادا کیا جائے اور کچھ عرصے کے بعد اگر وہ معاف کرنا چاہے تو کر دے۔ ورنہ دیئے بغیر معاف کرانے کی صورت میں تو 'مفت کرم داشتن' والی بات ہوتی ہے۔ (کہ ہینگ لگے نہ پھٹکڑی۔ اب کسی تکلیف کے بغیر ہی اپنا احسان جتا لیا۔) عورت سمجھتی ہے نہ انہوں نے مہر دیا اور نہ دیں گے۔ چلو یہ کہتے جو ہیں تو معاف ہی کر دو۔ مفت کا احسان ہی ہوتا ہے۔ تو جب عورت کو مہر مل جائے پھر اگر وہ خوشی سے دے تو درست ہے ورنہ دس لاکھ روپیہ بھی اگر اس کا مہر ہو مگر اس کو ملا نہیں تو وہ دے دے گی کیونکہ وہ جانتی ہے کہ میں نے جیب سے نکال کے تو کچھ دینا نہیں صرف زبانی جمع خرچ ہے۔ اس میں کیا حرج ہے۔ پس عورتوں سے معاف کرانے سے پہلے ان کو مہر دیا جانا ضروری ہے اور اگر یہ مہر ایسے وقت میں دیا جاتا ہے جب ان کو اپنی ضروریات کی خبر نہیں (بعض دفعہ عورت کو ضروریات کا پتا ہی نہیں ہوتا) یا جبکہ والدین ان سے لینا چاہتے ہیں تو یہ ناجائز ہے (یعنی جیسی میں نے مثال دی کہ بعض لوگ اپنی بیٹیوں کے مہر خود لے لیتے ہیں یہ ناجائز چیز ہے) اور یہ بردہ فروشی ہے جو کسی طرح درست نہیں۔''

پھر زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ بھی فرائض میں داخل ہے۔ ہر اس شخص کے لئے زکوٰۃ ہے جو اس کی شرائط پوری کرتا ہو لیکن ایسے بزرگ بھی ہیں جو جتنی دولت ہو، جو آمد ہو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیتے ہیں۔ ایسے ہی ایک بزرگ کا قصہ حضرت مصلح موعود بیان فرماتے ہیں کہ ''اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دنیا میں بعض ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جنہیں خدا تعالیٰ نے لوگوں کے لئے نمونے کے طور پر پیدا کیا ہوتا ہے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ میں نے خود حضرت مسیح موعود سے سنا ہے کہ کسی نے ایک بزرگ سے سوال کیا کہ کتنے روپوں پر زکوٰۃ فرض ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ تمہارے لئے مسئلہ یہ ہے کہ چالیس روپے میں سے ایک روپیہ زکوٰۃ دو۔ اس نے کہا کہ آپ نے جو فقرہ بولا ہے کہ ''تمہارے لئے''، اس کا کیا مطلب ہے۔ کیا زکوۃ کا مسئلہ ہر ایک کے لئے بدلتا رہتا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ تمہارے پاس چالیس روپے ہوں تو ان میں سے ایک روپیہ زکوٰۃ دینا تمہارے لئے ضروری ہے۔ لیکن اگر میرے پاس چالیس روپے ہوں تو مجھ پر اکتالیس روپے دینا لازمی ہیں۔ کیونکہ تمہارا مقام ایسا ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم کماؤ اور کھاؤ لیکن مجھے وہ مقام دیا ہے کہ میرے اخراجات کا وہ آپ کفیل ہے۔ اگر بیوقوفی سے میں چالیس روپے جمع کر لوں تو میں وہ چالیس روپے بھی دوں گا اور ایک روپیہ جرمانہ بھی دوں گا۔'' تو یہ بزرگوں کا حال ہے۔

پس بعض لوگوں کا فرض ہے کہ وہ صرف دین کی طرف توجہ رکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اسی کام کے لئے پیدا کیا ہے۔ لیکن باقی جو لوگ ہیں جو صرف دنیا کے رہنے والے ہیں وہ بیشک اب دنیا کمائیں اور پھر اپنے مال اور وقت کا کچھ حصہ خرچ کریں۔ عبادت اور دین کے کاموں میں بھی اپنے وقت کو لگائیں۔ استغفار بھی کریں۔ دعائیں بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ نے جو انہیں عزت اور دولت اور شہرت دی ہے تو یہ بطور احسان اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ پس اس احسان کا شکرانہ یہ ہے کہ اس میں سے دوسروں کا بھی ساتھ ساتھ خیال رکھیں۔

بعض لوگوں کے ذہن زیادہ کاروباری ہوتے ہیں یا نقل میں ہی ایسی حرکتیں کر جاتے ہیں جو جماعتی روایات کے خلاف ہوتی ہیں یا (دینی) تعلیم سے مطابقت نہیں رکھتیں۔ ایسے لوگ عہدیداروں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ بعض دفعہ مقامی انجمنیں بھی ایسے فیصلے کر لیتی ہیں۔ قادیان میں ایک دفعہ مقامی انجمن نے ایک فارم شائع کیا اور دوسرے افراد کو ایک آنے کا فروخت کرنا شروع کر دیا۔ چار پیسے کا آنہ ہوتا تھا۔ غالبًا کوئی رپورٹ فارم قسم کی چیز تھی۔ آج بھی بعض لوگ یہ جدتیں پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور اپنی روایات بھول جاتے ہیں۔ بہر حال اس وقت جس رنگ میں حضرت مصلح موعود نے ان کو سمجھایا وہ میں پیش کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ ''میں جماعت کے لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنے تمام کاموں میں شریعت کی پیروی کیا کریں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کیا کریں اور حضرت مسیح موعود کی پیروی کیا کریں۔ ابھی تھوڑے دن ہوئے مجھے ایک کاغذ دکھایا گیا تھا میں نے تو اتنا ہی دیکھا کہ اس کاغذ پر اس قسم کا نقشہ تھا جیسے فارموں وغیرہ پر ہوتا ہے مگر بتانے والے نے بتایا کہ یہ ایک آنے پر بکتا ہے اور معلوم ہوا کہ ہماری لوکل انجمن نے اس کو ایجاد کیا ہے۔ انہوں نے سرکاری اسٹامپ دیکھے تو خیال آیا کہ ہم بھی ایک کاغذ بنا کر اس کی کچھ قیمت مقرر کر دیں۔ کہتے ہیں کہ کوا ہنس کی چال چلا اور وہ اپنی چال بھی بھول گیا۔ میں یہ تو نہیں کہہ سکتا مگر میں یہ ضرور کہوں گا کہ ہنس کوے کی چال چلا اور اپنی چال بھول گیا۔ ہمیں دنیاوی گورنمنٹوں سے بھلا واسطہ ہی کیا ہے کہ ہم ان کی نقل کریں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود نے اس قسم کی فارمیں کبھی نہیں بنائیں۔ پھر دشمن کو اعتراض کا خوامخواہ موقع دینا کہاں کی عقلمندی ہے۔ اسی قسم کی باتوں کے نتیجہ میں دشمن کو حرف گیری کا موقع ملتا ہے اور وہ کہتا ہے خبر نہیں یہ کیا چیز بنا رہے ہیں۔ کرنے والا کوئی ہوتا ہے اور بدنام سلسلہ ہوتا ہے۔ لوکل کمیٹی والوں کی مثال بالکل ایسی ہی ہے جیسے (پھر آپ مثال دیتے ہیں کہ) گورداسپور میں ایک بڈھا شخص رہا کرتا تھا۔ لمبا سا قد تھا۔ بڑی سی داڑھی تھی۔ عرائض نویس یا نقل نویس تھے۔ ان کا طریق تھا کہ جب کسی دوست کو دور سے دیکھتے تو بجائے السلام علیکم کہنے کے

اللہ اکبر، اللہ اکبر کہنا شروع کر دیتے اور جب پاس پہنچتے تو اس کے انگوٹھے پکڑ کر اللہ اکبر کہنے لگ جاتے اور ساتھ ساتھ اچھلتے بھی جاتے تھے۔ حضرت مسیح موعود کے پاس اکثر ملنے کے لئے آ جاتے تھے۔ انہیں بھی ہمارے لوکل کمیٹی کے پریذیڈنٹ کی طرح نقل کا شوق تھا۔ (نقل کی مثال دے رہے ہیں کہ لوگوں کی نقل کر کے بعض لوگ غلط کام کرتے ہیں۔ نقل کا شوق تھا) وہ غریب چونکہ روز مسلوں کا کام سنا کرتے تھے (کورٹ میں عرضی نویس تھے) اس لئے ان کا بھی دل چاہتا تھا کہ میں مجسٹریٹ بنوں اور مسلیں لانے کا آرڈر دیا کروں۔ مگر چونکہ یہ ہوس پوری نہ ہو سکتی تھی۔ اس لئے انہوں نے گھر میں ایک طریقہ ایجاد کیا کہ ایک نمک کی مسل بنا لی۔ ایک گھی کی مسل بنائی۔ ایک مرچوں کی مسل بنائی۔ ایک ایندھن کی مسل بنا رکھی تھی۔ جب وہ دفتر سے فارغ ہو کر گھر آتے تو ایک گھڑا الٹا کر اس پر بیٹھ جاتے اور بیوی کہتی کہ نمک چاہئے۔ وہ بیوی کو مخاطب کر کے کہتے کہ ریڈر! فلاں مسل لاؤ۔ بیوی مسل لے آتی اور وہ اسے پڑھنے کے بعد تھوڑی دیر غور کرتے اور پھر کہتے اچھا اس میں درج کیا جائے کہ ہمارے حکم سے اتنا نمک دیا جاتا ہے۔ ایک دن اس بیچارے کی بدقسمتی سے کچہری میں سے کچھ مسلیں چرائی گئیں۔ تحقیق شروع ہوئی تو اس کا ایک ہمسایہ کہنے لگا کہ سرکار مجھے انعام دیں تو میں مسلوں کا پتہ بتا سکتا ہوں۔ اسے کہا گیا اچھا بتاؤ۔ اسے چونکہ روز ہمسائے کے گھر سے مسلوں کا ذکر سنائی دیتا تھا۔ اس نے جھٹ اس بوڑھے کا نام لے دیا۔ اب پولیس اپنے تمام ساز و سامان کے ساتھ اس کے گھر کے گرد جمع ہو گئی اور تلاشی شروع ہوئی۔ مگر جب مسلوں کی برآمد ہوئی تو کوئی نمک کی مسل نکلی۔ کوئی گھی کی مسل اور کوئی مرچوں کی مسل۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہی نظارہ میں آجکل یہاں دیکھتا ہوں کہ ہمارے دوست یہ سمجھ کر کہ مغربی چیزیں بڑی اچھی ہوتی ہیں ان کی نقل کرنی شروع کر دیتے ہیں''۔ یہ نہیں دیکھتے کہ اس کی ضرورت کیا ہے۔ پس یہاں کسی فارم یا اس کی قیمت کا سوال نہیں ہے۔ ایک اصولی بات ہے۔ جو ہماری تعلیم اور روایات کے خلاف چیز ہو اس سے ہمیں بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور دنیاداری میں اگر ہم نے نقل کرنی ہے تو اوّل تو یہ دنیاداری کی نقل ہے ہی نہیں اور اگر کسی بھی معاملے میں نقل کرنی ہے تو اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے اسوہ حسنہ ہیں آپ کی نقل کرنی چاہئے یا پھر اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے سامنے حضرت مسیح موعود کا جو نمونہ بنایا آپ نے جو اپنے آقا سے سیکھا، ہمیں بتایا اس کے مطابق ہمیں چلنا چاہئے۔

حضرت مصلح موعود اپنا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ''مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود کی زندگی کا آخری سال تھا یا آپ کے بعد خلافت اولیٰ کا کوئی رمضان تھا۔ بہر حال موسم کی گرمی کے سبب یا اس لئے کہ میں سحری کے وقت پانی نہ پی سکا تھا، مجھے ایک روزے میں شدید پیاس محسوس ہوئی تھی کہ مجھے خوف ہوا کہ میں بیہوش ہو جاؤں گا اور دن غروب ہونے میں ابھی ایک گھنٹہ باقی تھا۔ میں نڈھال ہو کر ایک چارپائی پر گر پڑا اور میں نے کشف میں دیکھا کہ کسی نے میرے منہ میں پان ڈالا ہے۔ میں نے اسے چوسا تو سب پیاس جاتی رہی۔ چنانچہ جب وہ حالت جاتی رہی تو میں نے دیکھا کہ پیاس کا نام و نشان بھی نہ باقی رہا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس طریق سے میری پیاس بجھا دی اور جب پیاس بجھ جائے تو پانی پینے کی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔ (ضرورت تو اسی وقت تھی ناں جب پیاس لگ رہی تھی۔) غرض تو یہ ہوتی ہے کہ ضرورت پوری کر دی جائے خواہ مناسب سامان مہیا کر کے ہو، خواہ اس سے استغناء پیدا کر کے۔ (یعنی اس کی خواہش ہی نہ رہے۔ یا تو چیز مہیا کر دی جائے یا اس چیز کی خواہش نہ رہے۔)

حضرت مسیح موعود کو ایک شخص نے لکھا کہ دعا کریں کہ فلاں عورت کے ساتھ میرا نکاح ہو جائے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم دعا کریں گے مگر نکاح کی کوئی شرط نہیں ہے۔ خواہ نکاح ہو جائے خواہ اس سے نفرت پیدا ہو جائے۔ تو آپ نے دعا فرمائی اور چند روز بعد اس نے لکھا کہ میرے دل میں اس سے نفرت پیدا ہو گئی ہے۔ اسی طرح مجھے بھی ایک شخص نے (حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ ایک شخص نے) ایسا لکھا تھا اور میں نے بھی حضرت مسیح موعود کی (اتباع) میں اسے یہی جواب دیا تھا اور اس نے بعد میں مجھے اطلاع دی کہ اس کے دل سے اس کا خیال جاتا رہا۔ پس اللہ تعالیٰ دونوں صورتوں میں مدد کرتا ہے۔'' یعنی اصل چیز یہ ہے کہ یا جس کی خواہش کی جا رہی ہے وہ خواہش پوری ہو جائے یا پھر وہ خواہش ہی دل سے مٹ جائے۔ تو اس بات کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے۔ پس اصل چیز یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے فیصلہ کو اہمیت دیتے ہوئے دعا کی جائے۔

اب بھی بعض لوگ خط لکھتے ہیں۔ مجھے بھی خط آتے ہیں کہ فلاں جگہ رشتہ کرنا ہے۔ دعا کریں اس سے ہو جائے اور ساتھ کوشش بھی کریں اور اس کے والدین کو بھی کہیں اور اس نظام کو بھی کہیں ورنہ ختم ہو جاؤں گا۔ میں بھی مر جاؤں گا اور دوسرا فریق بھی مر جائے گا۔ تو یہ فضول اور لغو باتیں ہیں۔ شادی کا اصل مقصد تو دل کا سکون اور بقائے نسل ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگنا چاہئے اور اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر ہے تو ہو ورنہ دل سے اتر جائے اور ختم ہو جائے۔ یہ محبتیں جو دنیاوی ہیں یہ عارضی محبتیں ہوتی ہیں۔ دنیا کی محبت بھی اللہ تعالیٰ کی محبت کے لئے مانگنی چاہئے۔ اور اگر یہ ہو گا تو پھر دنیاوی محبت بھی نیکی بن جائے گی اور پھر ہمیشہ دل کا سکون اور اطمینان کا باعث رہے گی۔

اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ دنیا میں کوئی چیز اپنی ذات میں نقصان دہ نہیں ہے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ''کچلہ ہے۔ یہ بھی ایک زہر ہے۔ اس کے کھانے سے کئی لوگ مر جاتے ہیں۔ لیکن لاکھوں لاکھ انسان اس سے بچتے بھی ہیں (یعنی کہ علاج کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔) اسی طرح بہت بڑی تباہی والی چیز افیون ہے لیکن اس کی تباہی کے مقابلے میں اس کے فوائد بہت زیادہ ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ اطبّاء کا قول ہے کہ طبّ کی آدھی دوائیں ایسی ہیں جن میں افیون استعمال ہوتی ہے اور اس کا اتنا فائدہ ہے کہ اندازہ لگانا مشکل ہے۔ جب انسان کو بے چینی اور بے کلی ہوتی ہے، جب انسان کی نیند اڑ جاتی ہے، جب انسان درد سے نڈھال ہو کر خودکشی کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے تو اس کو مارفیا کا ٹیکہ لگایا جاتا ہے جس سے اس کو فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ پس دنیا میں کوئی چیز بھی ایسی نہیں جو اپنی ذات میں نقصان دینے والی ہو۔ نقصان دینے والی چیز صرف غلط استعمال ہے جو انسان کی اپنی کوتاہیوں کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اسی لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مرض کو اپنی طرف اور شفا کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کیا ہے۔ مگر ہمارے ملک میں ایک (۔) خدا تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے جب کسی کام میں ناکام ہو جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ مَیں نے تو پورا زور لگا دیا تھا لیکن خدا تعالیٰ نے مجھے ناکام کر دیا گویا وہ خوبی کو اپنی طرف اور برائی کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہے۔''

پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ سچے مومن کا کام ہے کہ جب کسی کام کا اچھا نتیجہ نکلے تو یہ کہے کہ الحمدللہ خدا تعالیٰ نے مجھے کامیاب کر دیا اور جب خراب نتیجہ نکلے تو وہ اِنَّا لِلّٰہ...... پڑھے اور کہے کہ میں اپنی کوتاہیوں کی وجہ سے ناکام ہوا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے برکت اسے ملتی ہے۔ جو کوتاہیوں کو اپنی طرف منسوب کرے اور کامیابی پر الحمدللہ کہے، ایسا کہنے والوں پر اللہ تعالیٰ پھر رحم فرماتا ہے اور پھر رحم فرماتے ہوئے یہ کہتا ہے کہ میرا بندہ کامیابیوں کو میری طرف منسوب کرتا ہے تو میں اسے مزید کامیابیوں سے نوازوں گا۔

بعض معمولی سی باتیں بڑے نتائج پیدا کرتی ہیں۔ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا کہ حضرت مسیح موعود سے مَیں نے سنا ہے۔ آپ کسی عورت کا قصہ بیان فرماتے کہ اس کا ایک ہی لڑکا تھا۔ وہ لڑائی پر جانے لگا تو اس نے اپنی ماں کو کہا کہ آپ مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں جو میں اگر واپس آؤں تو تحفے کے طور پر آپ کے لئے لیتا آؤں اور آپ اسے دیکھ کر خوش ہو جائیں۔ ماں نے کہا کہ اگر تو سلامت آ جائے تو یہی بات میرے لئے خوشی کا موجب ہو سکتی ہے۔ لڑکے نے اصرار کیا اور کہا آپ ضرور کوئی چیز بتائیں۔ ماں نے کہا اچھا اگر تو میرے لئے کچھ لانا ہی چاہتے ہو تو روٹی کے جلے ہوئے ٹکڑے جس قدر زیادہ لا سکو لے آنا۔ مَیں انہی سے خوش ہو سکتی ہوں۔ اس نے اس کو بہت معمولی سی بات سمجھ کر کہا کچھ اور بتائیں۔ لیکن ماں نے کہا بس یہی چیز مجھے سب سے زیادہ خوش کر سکتی ہے۔ خیر وہ چلا گیا۔ جہاں بھی تھا جب روٹی پکاتا تو جان بوجھ کے اسے جلاتا تھا تاکہ جلے ہوئے ٹکڑے زیادہ سے زیادہ جمع ہوں۔ روٹی کا کچھ حصہ تو خود کھا لیتا اور جلا ہوا حصہ ایک تھیلے میں ڈالتا جاتا۔ کچھ مدت کے بعد جب گھر آیا تو اس نے جلے ہوئے ٹکڑوں کے بہت سے تھیلے اپنی ماں کے آگے رکھ دیئے۔ وہ یہ دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔ اس نے کہاں اماں! میں نے آپ کے کہنے پر عمل تو کیا تھا مگر مجھے ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا کہ یہ بات کیا تھی۔ ماں نے کہا کہ اس وقت جبکہ تم گئے تھے اس کا بتانا مناسب نہ تھا۔ اب میں بتاتی ہوں اور وہ یہ کہ بہت سی بیماریاں انسان کو نیم

پختہ کھانا کھانے کی وجہ سے لاحق ہو جاتی ہیں۔ میں نے جلے ہوئے ٹکڑے لانے کے لئے تمہیں اس لئے کہا تھا کہ تم ان ٹکڑوں کے لئے ایسی روٹی پکاؤ گے کہ وہ کسی قدر جل بھی جائے اور جلی ہوئی روٹی کو رکھ دو گے اور باقی کھا لو گے اس سے تمہاری صحت اچھی رہے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔‘‘

بظاہر تو یہ چھوٹی سی بات ہے اور اگر ماں بچے کو براہ راست کہتی کہ روٹی اچھی طرح پکا کر کھانا تو بچہ کہہ سکتا تھا کہ میں جوان آدمی ہوں بیوقوف نہیں ہوں کہ کچی روٹی کھاؤں گا۔ حالانکہ میں نے اب بھی دیکھا ہے، اس زمانے میں بھی اکثر لوگ جو ہیں یہ بیوقوفی کر رہے ہوتے ہیں اور کچی روٹی کو بڑے شوق سے کھا رہے ہوتے ہیں۔ بہرحال ماں کی یہ بات اس بچے کو صحت مند رکھنے کا موجب بنی۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہ تمہید میں نے اس لئے بیان کی ہے (اپنے ایک خطبہ میں مسئلہ بیان کر رہے تھے) کہ دعا کی قبولیت کے سلسلہ میں بھی بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جو بیان کی جا رہی ہیں اور ہمیں پہلے سے یہ باتیں پتا ہیں لیکن پتا ہونے کے باوجود عمل نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دعا کی قبولیت کے لئے دو بنیادی شرطیں ہیں۔ ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِیْ اور وَلْيُؤْمِنُوْا بِیْ۔ کہ میری بات مانو اور مجھ پر ایمان لاؤ۔ اس کے علاوہ بھی بہت ساری باتیں ہیں۔ درود بھیجو، صدقہ دو۔ لیکن بہرحال قرآن شریف میں ان چیزوں کا، دو باتوں کا (ذکر) آیا ہے۔ لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں پتا ہے۔ پتا تو ہے لیکن عمل نہیں کرتے۔ بہت سارے لوگ مجھے لکھ بھی دیتے ہیں کہ ہم نے بہت دعائیں کیں، اللہ تعالیٰ نے ہماری دعائیں قبول نہیں کیں۔ یہ اللہ تعالیٰ پر الزام ہے۔ اصل میں یہ ایمان کی کمزوری بھی ہے۔ کچھ عرصہ ہوا ہے ایک شخص میرے پاس آیا کہ میں نے بہت دعائیں کی ہیں، میری قبول نہیں ہوئیں۔ کیا وجہ ہے؟ میں نے اسے یہی کہا کہ اللہ تعالیٰ تو یہ کہتا ہے کہ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِیْ کہ میرے حکموں پر چلو۔ تو کیا تم اللہ تعالیٰ کے جو تمام حکم ہیں ان پر چلتے ہو؟ وہ کہنے لگا نہیں۔ تو پھر پہلے اپنی حالتوں کو ہمیں دیکھنا چاہئے کہ ہم کس حد تک عمل کر رہے ہیں اور پھر يُؤْمِنُوْا بِیْ پر بھی عمل نہیں ہے کیونکہ اگر دعا قبول نہیں ہوئی تو اس سے ہم خیال کرتے ہیں کہ کیونکہ یہ دعا قبول نہیں ہوئی، ظاہراً پوری نہیں ہوئی اس لئے ایمان کمزور ہو گیا۔ تو ایمان تو حضرت ابراہیم علیہ السلام والا چاہئے جس کا پہلے ذکر آ چکا ہے کہ اپنی کمزوری کو اپنی طرف منسوب کریں اور کامیابی کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کریں۔ پھر اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اگر یہ صورتحال ہو گی کہ میرا بندہ میرے سے یہ امید رکھتا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں تو پھر اللہ تعالیٰ دعائیں قبول بھی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے حکموں پر چلنے کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ ہمارے ایمانوں کو مضبوط کرے اور ہماری دعاؤں کو بھی قبولیت کا درجہ بخشے۔

نماز کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو سید اسد الاسلام شاہ صاحب گلاسگو کا ہے۔ یہ سید نعیم شاہ صاحب کے بیٹے ہیں۔ ان کے والد بھی اور لڑکے کے دادا بھی یہ پرانا خاندان ہے، خدمت کرنے والا بھی ہے۔ 24 مارچ 2016ء کو 40 سال کی عمر میں ایک شر پسند کے حملے کے نتیجہ میں وفات پا گئے ......۔ 24 مارچ کو گلاسگو میں اپنی دکان کے باہر شدید زخمی حالت میں پائے گئے تھے۔ وہاں سے انہیں ہسپتال پہنچایا گیا لیکن پہلے ہی وفات پا چکے تھے۔ احمدی ہونے کی وجہ سے ان کو شہید کیا گیا اور انہوں نے جان قربان کی اور بہرحال شہادت کا رتبہ پایا۔ پریس نے اور حکومتی اداروں نے بڑا افسوس اور غم کا اظہار کیا۔ یہاں کی بھی حکومت کا کام ہے کہ ان شدت پسندوں کو روکے۔ ورنہ اگر (-) کو کھلی چھوٹ دے دی تو یہ (-) یہاں بھی اس ملک میں بھی پھر وہی فتنہ و فساد پیدا کریں گے جو باقی مسلمان ملکوں میں انہوں نے پیدا کیا ہوا ہے۔

فروری 1974ء میں ربوہ میں پیدا ہوئے تھے۔ ایف ایس سی کی تعلیم نصرت جہاں اکیڈمی سے انہوں نے حاصل کی۔ 1998ء میں یہ گلاسگو آ گئے۔ اپنے والد صاحب کے ساتھ کاروبار میں شریک ہو گئے۔ وصیت بھی کی ہوئی تھی۔ باقاعدہ چندہ بھی یہ دیتے تھے۔ خدام الاحمدیہ کی رپورٹ کے مطابق خدام الاحمدیہ میں باقاعدہ شامل تھے۔ اجتماعات میں شرکت کرتے تھے۔ چندہ دیتے تھے۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے بھی باقاعدہ آتے تھے۔ اکثر اجتماعات میں بھی انہوں نے شرکت کی ہے۔ مرحوم اسد شاہ جو ہیں یہ ڈاکٹر نصیر الدین صاحب قمر پنشنر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے داماد تھے۔ کچھ عرصہ سے مختلف فیزز (Phases) میں ان کو نفسیاتی بیماری بھی آ جاتی تھی جس کی وجہ سے کچھ کڑھتے تھے۔ لیکن بہرحال ریجنل امیر صاحب نے کہا ہے کہ جب میں نے ان سے ملاقات کی ہے تو آخر میں انہوں نے ہمیشہ خلافت سے تعلق کا اعلان کیا، اظہار کیا تو بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہے کہ شاید جماعت چھوڑ گئے تھے لیکن نہیں۔ احمدی ہی تھے اور احمدیت کی وجہ سے (قربان) ہوئے اور باقاعدگی سے آخر تک پروگراموں میں، خدام الاحمدیہ کے پروگراموں میں بھی اور جماعت میں بھی شامل ہوتے رہے۔

شمس الدین صاحب کبابیر کے مربی ہیں وہ لکھتے ہیں کہ اسد صاحب کی اہلیہ طیبہ صاحبہ کا تعلق قادیان سے ہے اور یہ ان کی اہلیہ (شمس الدین صاحب کی اہلیہ) کی چچازاد بہن ہیں۔ کہتے ہیں چند سال قبل دو دفعہ ان کے گھر جانے کا اتفاق ہوا۔ ایک رات قیام کرنے کا موقع ملا۔ دونوں دفعہ خاکسار سے وہ جماعتی اور (دعوت الی اللہ) کاموں کے بارے میں پوچھتے رہے اور اس کے علاوہ کسی بھی قسم کی دنیاوی بات چیت نہیں ہوئی۔ دونوں رات میں نے ان کو تہجد میں مصروف پایا۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کے لواحقین کو، والدین کو، بیوی کو صبر اور سکون عطا فرمائے۔ جیسا کہ میں نے کہا آج نماز کے بعد میں جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔

## غزل

وہ بانٹتا ہے حسیں، دلربا سے خواب بہت
وہ ایک حسن جو ہے حسنِ لاجواب بہت

نوازتا ہے وہ سب کو محبتوں سے ہمیش
وہ پیار دیتا ہے اپنوں کو بے حساب بہت

وہ اک وجود ہے رنگیں بہار کی مانند
ہیں اس کی آنکھوں میں چاہت کے سب نصاب بہت

انہی کی خوشبو سے مہکی ہوئی ہے ساری فضا
وہ اس کے چہرے پہ کھلتے ہیں جو گلاب بہت

کچھ اس طرح سے منور ہیں نقشِ پا اس کے
کہ جیسے راہوں میں بکھرے ہوں ماہتاب بہت

ہیں اس کے حسن پہ حیراں یہ چاند اور تارے
نہیں ہے نور کے جلووں کی ان میں تاب بہت

یہ جان و دل سبھی اُس پر نثار کرنے ہیں
وہ جس کے پیار میں مرنے کے ہیں ثواب بہت

**عبدالصمد قریشی**

مرتبہ: مکرم منصور احمد مبشر صاحب

# Open Days

# جماعت احمدیہ فرانس کے چند دعوت الی اللہ کے پروگرام

مورخہ 9 جنوری 2016ء کو جماعت احمدیہ فرانس کی جلسہ گاہ ''بیت العطاء'' میں پہلا Open Day پروگرام منعقد کیا گیا۔ جلسہ گاہ Trie Chateau کونسل میں ہے۔ یہ پروگرام بطور خاص اس شہر کے میئر اور اس کی کیبنٹ کے لئے تھا۔ استقبال کے بعد مکرم اشفاق ربانی صاحب امیر جماعت فرانس، مکرم اسلم دوبوری صاحب نائب امیر اور نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ عمر احمد صاحب نے مہمانوں کو جلسہ گاہ کا وزٹ کروایا۔

اس موقع پر مہمانوں کو جماعت کی مساعی سے آگاہ کرنے کے لئے چار تعارفی سٹینڈز لگائے گئے۔ پہلے سٹینڈ پر مکرم عرفان احمد صاحب مربی سلسلہ اور طارق جواہیر صاحب نے خلافت احمدیہ کا تعارف پیش کیا اور جماعت فرانس کی مساعی کا ذکر کیا۔ ساتھ ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مختلف پارلیمنٹس میں خطابات کی جھلکیاں دکھائی گئیں۔

دوسرے سٹینڈ پر مکرم وجاہت چوہدری صاحب صدر ہیومینیٹی فرسٹ فرانس، مکرم آصف عارف صاحب اور مکرم فاتی قادری صاحب نے ہیومینیٹی فرسٹ کا تعارف پیش کیا۔ ہیومینیٹی فرسٹ فرانس صرف فرانس میں ہی خدمت خلق کے پروگرام نہیں بناتی بلکہ افریقہ کے فرانکوفون ممالک میں بھی اپنی بساط کے مطابق خدمت انسانی میں مصروف ہے۔

جبکہ تیسرے سٹینڈ پر مکرم عدیم احمد صاحب نیشنل سیکرٹری سمعی وبصری نے MTA اور چوتھے سٹینڈ پر مکرم عطاء الحق صاحب نے شعبہ اشاعت کا تعارف پیش کیا جس میں قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم و دوسری مختلف کتب کا تعارف پیش کیا گیا۔ اس تعارف کے بعد تمام احباب کے ساتھ سوال وجواب کی ایک نشست ہوئی جو کہ ایک گھنٹہ سے زائد رہی۔

آخر میں مہمانوں کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ اس پروگرام میں میئر سمیت اس کی کیبنٹ کے 15 افراد نے شرکت کی۔ علاقہ کے پادری نے بھی اس پروگرام میں شرکت کی۔

## بیت مبارک (Saint Prix)

مورخہ 12 مارچ 2016ء کو جماعت احمدیہ فرانس کو مرکزی بیت ''بیت مبارک'' میں دوسرا Open Day منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ پروگرام لوکل کونسل کے تعاون سے منعقد کیا گیا۔ چار بجے سہ پہر مہمانوں کی آمد شروع ہوگئی۔

پروگرام کے آغاز پر فرانس کا قومی ترانہ اطفال کے ایک گروپ نے پڑھا۔ اس کے بعد لوائے احمدیت مکرم امیر صاحب فرانس اور فرانس کا جھنڈا مکرم Boisson صاحب نائب میئر Saint Prix نے لہرایا۔ اس کے بعد مختلف تعارفی ویڈیوز پیش کی گئیں۔ سب سے پہلے جماعت کا عمومی تعارف کروایا گیا جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مختلف اسمبلیوں میں خطابات کی جھلکیاں دکھائی گئیں۔ اس کے بعد شعبہ اشاعت اور M T A کا تعارف کروایا گیا۔ بعدازاں Humanity First کا تعارف پیش کیا گیا۔ اس کے بعد لجنہ کی طرف سے بھی ایک تعارفی پروجیکٹ پیش کیا گیا۔ تمام احباب نے تمام Presentations کو سراہا۔

پروگرام کا دوسرا حصہ بیت الذکر میں ہوا، جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مشنری انچارج نے دین پر ہونے والے اعتراضات کی حقیقت بتائی۔ مکرم مربی انچارج صاحب نے سوالوں کے تسلی بخش جوابات دیئے۔

آخر پر تمام مہمانوں کی خدمت میں جماعتی کتب بطور تحائف پیش کی گئی اور دعا ہوئی۔ جس کے بعد ماحضر پیش کیا گیا۔

## 11ویں نیشنل بین المذاہب کانفرنس

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال جماعت احمدیہ فرانس کی گیارہویں بین المذاہب کانفرنس مورخہ 20 مارچ کو جماعت کی مرکزی بیت مبارک Saint Prix میں منعقد ہوئی۔ امسال کانفرنس کا موضوع تھا ''کیا مذہب انتہا پسندی کی جڑ ہے؟''۔

کانفرنس کا آغاز نائب امیر فرانس کی زیر صدارت ہوا۔ پروگرام کے Moderator مکرم فاتی قادری صاحب تھے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم مع فرنچ ترجمہ سے ہوا۔ اس کے بعد جماعت میں بین المذاہب کانفرنس کی مختصر تاریخ و پس منظر بتایا گیا۔

اس کانفرنس کی پہلی تقریر ہرے کرشنا کے نمائندہ مکرم گورا بھگتا صاحب کی تھی۔ دوسری تقریر بدھ مت کے نمائندے François Pelletier صاحب نے کی۔ موصوف Pagode Temple کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ اجلاس کی تیسری تقریر ہمارے علاقہ کے Catholic پادری مکرم Samuel Barry صاحب کی تھی۔ اجلاس کی آخری تقریر بطور نمائندہ احمدیت مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مشنری انچارج فرانس نے کی۔

اس موقع پر Saint Prix شہر کے میئر مکرم Jean Pierre Enjalbert نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم سب کو مل کر رہنا چاہئے، ہم اس بیت الذکر کی مثال لے سکتے ہیں کہ کس طرح ہم کسی بھی پروگرام کے لئے یہاں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ کوئی بھی مذہب انتہاء پسندی نہیں سیکھاتا لیکن لوگ اس کو غلط مطلب کیلئے استعمال کرتے ہیں۔

اجلاس کے اختتام پر صدر مجلس نے اختتامی کلمات کہے، تمام مہمانوں کی خدمت میں تحائف پیش کئے گئے اور دعا کروائی۔ جس کے بعد ضیافت پیش کی گئی۔ امسال مہمانوں کی تعداد 50 تھی۔

## 5ویں ریجنل بین المذاہب کانفرنس جماعت Lille-Valenciennes

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ للّی ولاینسیین جو کہ فرانس کے دارالحکومت پیرس سے تقریباً 250 کلومیٹر شمال کی جانب ہے کو اپنی پانچویں بین المذاہب کانفرنس مورخہ 13 مارچ 2016ء کو سٹی ہال میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ امسال کانفرنس کا موضوع ''کیا مذہب انتہاء پسندی کی جڑ ہے''؟ رکھا گیا تھا۔

تین بجے سہ پہر کانفرنس کا آغاز مکرم Mères صاحب جو کہ شہر کے نائب میئر ہیں کی زیر صدارت ہوا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم مع فرنچ ترجمہ سے ہوا۔ اس کے بعد پروگرام کے Moderator مکرم طلحہ رشید صاحب نے جماعت میں بین المذاہب کانفرنس کی مختصر تاریخ وپس منظر بیان کیا۔ جبکہ داؤد رشید صاحب نے جماعت کا مختصر تعارف پیش کیا۔

اس کانفرنس کی پہلی تقریر ہرے کرشنا کے نمائندہ مکرم گورا بھگتا صاحب کی تھی۔ دوسری تقریر بدھ مت کے نمائندے lefèvre Jean-Jaques صاحب نے پیش کی۔ اجلاس کی تیسری تقریر Catholic پادری مکرم Joseph صاحب کی تھی۔ اس کے بعد مکرم Alouani Ahsan نمائندہ coexister نے اپنا خیالات کا اظہار کیا۔ جبکہ پانچویں تقریر مکرم Val Thierry صاحب LCAP نامی تنظیم کے نمائندہ نے کی۔ چھٹی تقریر مکرمہ Martine Hénin صاحبہ کی تھی جو کہ چرچ آف سائنٹولوجی کی نمائندہ تھیں۔

اجلاس کی آخری تقریر بطور نمائندہ احمدیت مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مشنری انچارج فرانس نے کی۔ اجلاس کے اختتام پر صدر مجلس نے اختتامی کلمات کہے، تمام مہمانوں کی خدمت میں تحائف پیش کئے گئے اور صدر صاحب جماعت للّی ولانسیین نے اختتامی دعا کروائی۔ جس کے بعد ضیافت پیش کی گئی۔ بفضل اللہ تعالیٰ امسال مہمانوں کی تعداد 45 رہی اور لوکل تجدید کے لحاظ سے یہ حاضری خوشکن ہے۔

آخر میں تمام قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت فرانس پر اپنا فضل فرماتا چلا جائے اور مزید ترقیات سے نوازے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

# اطلاعات واعلانات

## واقفین نومتوجہ ہوں

۞ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 18 جنوری 2013ء کے خطبہ جمعہ میں واقفین نو کو خاص طور پر جامعہ احمدیہ میں دینی تعلیم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''دین کی تعلیم کے لئے جو جماعتی دینی ادارے ہیں ان میں جانا ضروری ہے۔ جامعہ احمدیہ میں جانے والوں کی تعداد واقفین نو میں کافی زیادہ ہونی چاہیئے ...... دعوت الی اللہ کا کام بہت وسیع کام ہے اور یہ باقاعدہ تربیت یافتہ (مربیان) سے ہی زیادہ بہتر طور پر ہوسکتا ہے۔ اس لئے واقفین نو کو زیادہ سے زیادہ یا واقفین نو کی زیادہ تعداد کو جامعہ احمدیہ میں آنا چاہیئے۔''

(روزنامہ الفضل 10 جولائی 2013ء)

واقفین نو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے پیش کریں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

## درخواست دعا

۞ مکرم نصیر احمد انور صاحب کارکن طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا بیٹا ثاقب نصیر واقف نو دارالیمن وسطی سلام دل کے عارضہ میں مبتلا ہے۔ بائی پاس متوقع ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم موصوف کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے نیز جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

## گمشدہ شناختی کارڈ

۞ مکرمہ بشریٰ ادریس صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ 6 مئی 2016ء کو بینک آف پنجاب سے گھر آتے ہوئے شناختی کارڈ کہیں گر گیا ہے جن صاحب کو ملا ہو براہ مہربانی گھر پہنچا کر یا اس فون نمبر پر اطلاع کر دیں۔ شکریہ۔ فون نمبر 0324-7791390

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 10 مئی

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 3:43 |
| طلوع آفتاب | 5:13 |
| زوال آفتاب | 12:05 |
| غروب آفتاب | 6:57 |
| زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت | 43 سنٹی گریڈ |
| کم سے کم درجہ حرارت | 27 سنٹی گریڈ |

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔


## خوشخبری
The Knowledge Academy

پاکستان کی کسی بھی یونیورسٹی میں داخلہ کیلئے اب انٹری ٹیسٹ (MCAT, ECAT) کی تیاری کیلئے اب ربوہ سے باہر جانے کی ضرورت نہیں۔ محدود نشستوں کیلئے پہلے آیئے پہلے پایئے کی بنیاد پر داخلہ جاری ہے

0333-6606119
0348-7737728
دارالفتوح غربی ربوہ

Deals in HRC,CRC,EG,P&O, Sheets &Coil
## JK STEEL
Lahore

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

## ضرورت سٹاف
LHV ایف۔اے۔میٹرک پاس سٹاف ضرورت آیا۔ برائے رابطہ
مریم میڈیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ
03156705199, 0476213944

ملٹی لنکس انٹرنیشنل کارگو کوریئر
یادگار روڈ ربوہ
دنیا کے تمام ممالک میں پارسل اور قیمتی دستاویزات بذریعہ FedEx اور DHL مناسب ریٹس
0321-7918563,0333-2163419
047-6213567,6213767

لائپ سیکر ڈیوچے شپراخ انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھئے
لاہور اور کراچی ٹیسٹ کی مکمل تیاری کروائی جاتی ہے۔ ہوم ٹیوشن کی سہولت موجود ہے نیز انگلش اور فرنچ زبان کا مکمل کورس کروایا جاتا ہے۔
برائے رابطہ: اخلاص احمد۔ طاہر آباد جنوبی ربوہ
0333-8368719

## باٹا سیل میلہ
بچگانہ سینڈل 300/-
لیڈیز شوز 500/-
اور مردانہ ورائٹی آدھی قیمت پر حاصل کریں
یہ آفر محدود مدت کیلئے ہے
## باٹا شوز شوروم
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

## ضرورت ملازمہ
ایک کل وقتی خاتون ملازمہ کی ضرورت ہے۔ جو کہ بزرگ خاتون کی نگہداشت اور ان کی تمام ضروریات کا خیال رکھ سکیں۔ سنگل رہائش، خوراک کے علاوہ مناسب مشاہرہ دیا جائے گا۔ بالمشافہ ملاقات کیلئے مندرجہ ذیل نمبر پر رابطہ کریں: 0331-8444416

## مبشر شال اینڈ ہوزری
انڈین شال، امپورٹڈ جرسی، سویٹر، لنگی، لاچہ، رومال اور تولیا نیز ہوزری کی تمام ورائٹی دستیاب ہے۔
دوکان نمبر P-228 چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
041-2627489, 0307-6000388

## الحمید جدید ہومیو سٹور
معیاری جرمن فرانس ادویات دیگر سامان ہومیوپیتھی
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم اے)
فون: 047-6211510
0344-7801578
سراج مارکیٹ ربوہ

## VINYL CENTER
- Wall Paper
- Window Blinds
- Glass Paper
- Vinyle Tiles
- False Ceiling
- PVC Paneling
- Curtain Cloth

12-13-LG, Glamour 1 Plaza
Township, Lahore.
: 042-35151360
Mobile: 0300-4122757
0321-4251115
Email:vinylcener@yahpp.com

Interiors
A Faizan Butt

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے عمدہ، دلکش اور حسین زیورات کا مرکز
## امین جیولرز
دکان: 0476213213
موبائل: 0333-5497411
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
## البشیر پیج جیولرز
میاں شاہد اسلام
+92 047 6214510
+92 333 6709546
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

## Study in Europe
Sweden → Without IELTS.
Poland → Annual Tuition fee is only € 2500 To 3500
Holland → Visa is the responsibility of the University.

EC Education Concern

Education Concern ®
67-C, Faisal Town, Lahore,
Tel +92-42-35177124,331-4482511
+92-302-8411770 (Also on Viber)
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com
Skype counseling.educon
Student Can Join our IELTS / iTEP classes

## Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
72 گھنٹے میں ڈیلیوری تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے۔ پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے۔
بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری 0345/0321-4866677
PMA ٹریڈ سنٹر شاپ نمبر 25-24 فیروزپور روڈ بالمقابل کیپ جیل لاہور
0333-6708024,04237428400

## وردہ فیبرکس چیلنج ریٹ پر
پیش کرتے ہیں ایک تاریخی پیکج
Replica Lawn 2016
ثناء صفی ناز۔ ماریہ بی۔ گل احمد۔ شاہ جہان Oriannt کھڈی۔ نشاط۔ فراز منان۔ کرزما Aul, Alishba لاکھانی۔ موٹوز، الکرم۔ آرزو
کرینٹ اب حاصل کریں -/1750 روپے
A class لان۔ مکمل گارنٹی کے ساتھ

## الفضل روم کولر اینڈ گیزر
عام گیزر، الیکٹرک اینڈ گیس گیزر، فین کولر، بلور کولر، عام کولر، ہائی پریشر گیزر انسٹا گیزر اور ہر قسم کے پنکھے دستیاب ہیں۔
طالب دعا: ناصر احمد :0300-4026760
فیکٹری B1-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
042-35118096,042-35114822:

## سیل۔ سیل۔ سیل
لیڈیز اور بچوں کی ورائٹی پر سیل کا آغاز ہو چکا ہے
## مس کولیکشن شوز

DASCO Best Quality PARTS
## داؤد آٹوز
ڈیلر: سوزوکی، پک اپ وین، آلٹو، F.X، جیپ کلٹس خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب دعا۔ داؤد احمد، محمد عباس احمد محمود احمد، ناصر الیاس
بادامی باغ لاہور 13-KA آٹو سنٹر
فون شوروم: 042-37700448
042-37725205

FR-10

# STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation Year) & Master Degree Programmes Available

**FREE DEGREE PROGRAMMES**
Science / Engineering / Management
Medicine / Economics / Humanities
**Get 18 Months Job Search Time After Masters Degree & Even Work Allowed During Studies**

**APPLY NOW (Requirement)**
- Intermediate with above 60%
- A-Level Students
- Bachelor Students with min 70%
- Students awaiting result can also apply

**Consultancy + Admission Assistance + Documentation**
Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University
**Please contact your ErfolgTeam in Germany**
**Office Tel:** 0049 7940 5035030 (Monday-Friday), **Fax:** 0049 7940 5035031
**Web:** www.erfolgteam.com , **E-mail:** info@erfolgteam.com